الحاج لالا فضل خالق شہید مہاجر مدنیؒ

ایک سچے عاشق رسول ﷺ کی رخصتی

کتنی خوش قسمت ہیں دلوں کی وہ کھیتیاں جو عشق رسول ﷺ سے ہر وقت سرسبز و شاداب رہتی ہیں اور کتنی مبارک ہیں وہ پیشانیاں جو حرمین شریفین کی مقدس ترین سرزمین پر ہر وقت جبیں سائی کرتی رہتی ہیں اور کس قدر قابل رشک ہیں وہ مقدس ہستیاں جو دنیا و مافیا سے کٹ کر اور تمام آسائشِ زمانہ تج کر اپنے خالق حقیقی کی رضا کی خاطر دن رات اس کی چوکھٹ پر پڑے رہتے ہیں۔ انہی قلندروں اور عاشقان باصفا میں سے مرحوم حضرت فضل خالق مہاجر مدنیؒ بھی ایک عظیم شخصیت تھی جنہوں نے تیس برس سے اپنا گھربار اور اولاد و کاروبار کو چھوڑ کر حرمین شریفین میں اپنی زندگی وقف کردی تھی۔ آپ حقیقی معنوں میں اللہ کے خصوصی منتخب کردہ افراد میں سے تھے۔ ان کی زندگی کا بڑا حصہ دعوت وتبلیغ میں صرف ہوا۔ آپ تبلیغی جماعت کے ابتدائی رفقاء میں سے ایک اہم فرد تھے اور تبلیغی جماعت کے چوٹی کے اکابرین کے ساتھ دین اسلام کی شبانہ روز خدمت اور اصلاح خلق کی فکر میں آخر دم تک سرگرداں رہے۔ آپ حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ حضرت مولانا سعید احمد خان مدنیؒ کے خصوصی رفیقِ سفر وحضر تھے اور پھر خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کی خدمت بھی آپکے حصے میں آئی۔ چونکہ آپ بنیادی طور پر انجینئر تھے اسلیئے رائیونڈ کے پنڈال کیلئے زمین بھی آپ کی کوششوں سے خریدی گئی اور اس میں پہلے پانی کی بورنگ والی مشین بھی آپ ہی نے اس میں لگائی۔ پھر راولپنڈی کا تبلیغی مرکز زکریا مسجد، مسجد نور چارسدہ بھی آپ کی کوششوں اور مشوروں سے تیار ہوئی، اسی طرح حضرت انعام الحسنؒ نے آپکو خصوصاً ہندوستان بلا کر بستی نظام الدینؒ میں پانچ منزلہ بلڈنگ تبلیغی مرکز کیلئے آپ ہی کی نگرانی میں بنوائی۔ یہ آپکی تبلیغی جماعت کیلئے بڑی خدمات اور آخرت کا بہترین اثاثہ ہیں۔ اصلاً آپ حضرت مولانا سعید احمد خان مدنیؒ کی دعوت پر آج سے تقریباً تیس برس قبل مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے اور وہاں پر زندگی کا باقی حصہ گزارا۔ پھر آخر میں آپ مستقل مکہ حرم شریف میں آکر رہنے لگے۔ دن میں روزانہ بیس، پچیس طواف کرنا آپکا روز کا معمول تھا۔ اسکے علاوہ شغفِ قرآن پاک کا یہ عالم تھا کہ روزانہ پچیس سے اٹھائیس پارے آپ بلاتکلف پڑھتے تھے یہ ایمان اور روحانی قوت ہی کی بدولت ممکن ہے۔ حادثہ سے کچھ دن قبل مدینہ منورہ میں دو ہفتے قیام کیا پھر وہیں سے احرام باندھ کر عمرہ کا ارادہ کیا، مکہ معظمہ کے راستے میں تلبیہ پڑھتے ہوئے انکی کار کا ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ اتفاق سے آپکے قابل وفاضل فرزند مولوی محمد اسرار بھی اپنی والدہ سمیت عمرہ اور آپ سے ملاقات کیلئے مکہ پہنچ گیا تھا۔ اگرچہ زندگی میں ملاقات انکے درمیان نہ ہوسکی لیکن تدفین وغیرہ کی آخری خدمات انکے حصے میں آئی۔ مسجد نبویؐ میں فجر کے بعد آپکا نماز جنازہ پڑھا گیا اور جنت البقیع میں آپ کیلئے قبر کی جگہ بھی مل گئی۔ عشق رسول کی برکات اور حرمین سے عشق کا نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ آپکی دوائیوں کے ڈبے میں آپکے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک شعر برآمد ہوا جو زبان حال سے اپنی بندگی اور عشق کی داستان سنا رہا تھا۔ جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا